42321-ابتدائی مہینوں میں اسقاط حمل کروانا

سوال

ابتدائی (ایک سے تین ماہ) مہینوں اور بچے میں روح ڈالے جانے سے قبل اسقاط حمل کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

کبار علماء کمیٹی نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا :

1- مختلف مراحل میں اسقاط حمل جائز نہیں لیکن کسی شرعی سبب اور وہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے ۔

2- جب حمل پہلے مرحلہ میں ہو جو کہ چالیس یوم ہے اور اسقاط حمل میں کوئی شرعی مصلحت ہو یا پھر کسی ضرر کو دور کرنا مقصود ہو تو اسقاط حمل جائز ہے ، لیکن اس مدت میں تربیت اولاد میں مشقت یا ان کے معیشت اور خرچہ پورا نہ کر سکنے کے خدشہ کے پیش نظر یا ان کے مستقبل کی وجہ سے یا پھر خاوند بیوی کے پاس جو اولاد موجود ہے اسی پر اکتفا کرنے کی بنا پر اسقاط حمل کروانا جائز نہیں ۔

3- جب مضغہ اور علقہ (یعنی دوسرے اور تیسرے چالیس یوم) ہو تو اسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ حمل کی موجودگی ماں کے لیے جان لیوا ہے اور اس کی سلامتی کے لیے خطرہ کا باعث ہے تو پھر بھی اس وقت اسقاط حمل جائز ہوگا جب ان خطرات سے نپٹنے کے لیے سارے وسائل بروئے کار لائیں جائیں لیکن وہ کارآمد نہ ہوں

4- حمل کے تیسرے مرحلے اور چار ماہ مکمل ہو جانے کے بعد اسقاط حمل حلال نہیں ہے لیکن اگر تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی موجودگی ماں کی موت کا سبب بن سکتی ہے ، اور اس کی سلامتی اور جان بچانے کے لیے سارے وسائل بروئے کار لائے جا چکے ہوں ، تو اس حالت میں اسقاط حمل جائز ہوگا ۔

ان شروط کے ساتھ اسقاط حمل کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بڑے نقصان سے بچا جا سکے اور عظیم مصلحت کو پایا جا سکے .